Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

A Historical and Intellectual Review of Islamic Politics

اسلامی سیاست کاتاریخی وفکری جائزہ

Dr. Ghulam Ahmad Khan
Assistant Professor Minhaj University Lahore
E-Mail: dr.ghulamAhmad70@gmail.com

Abstract

Some orientalists claim that the dominance of the Islamic State was only for 40 years after that its downfall started and at the end of this downfall, it will die because every civilization has three phases, rise, fall and end e.g., Babylonian and Egyptian civilizations. Their hypothesis is not correct because Islam is not like other material civilizations. It is a Din, not only a religion and it covers all aspects of human life materially and spiritually. History proved that if Islamic politics fails for a certain era spiritual Islam helps it for its existence. So, it is very important to study Islamic Politics intellectually and historically and to review it with a realistic approach.

Keywords: Islamic politics, Ideal Period, Rise Downfall Civilization, Kingdom, Intellectually, Historically.

اسلامی سیاست کاتاریخی جائزہ

اسلام کی ساڑھے چودہ سو سالہ سیاسی تاریخ کو باعتبار عروج وزوال چار ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جس میں دوادوار عروج کے اور دو ہی ادوار زوال کے ہیں اس اعتبار سے امن مسلمہ کی تاریخ بنی اسرائیل کے عروج وزوال سے مماثلت رکھتی ہے۔

1. پہلا دور عروج (دور نبوی تا عہد بنو عباس)
2. پہلا دور زوال (فتنہ تاتار)
3. دوسرا دور عروج (سلطنت عثمانیہ)

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

4. دوسرادورزوال (نوآبادیاتی دورجبریت)

1. پہلادورعروج(1ھ-655ھ)

یہ دور ریاست مدینہ کے قیام سے لیکر عہد بنو عباس کے خاتمہ تک تقریباًچھ صدیوں تک محیط ہے جسکی ابتداء نبوت وخلافت علی منہاج النبوۃ سے ہوئی اور بنوامیہ اور بنو عباس میں بصورت ملوکیت اہل حکومت میں جزوی بگاڑآیا مگر قانون اور معاشرت پر اسلامی تعلیمات کاغلبہ برقراررہا۔

ثروت صولت، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ میں لکھتے ہیں:

یہ دنیاکی سب سے بڑی سلطنت تھی۔عربی علمی زبان تھی اور مسلمانوں کو علمی تفوق حاصل تھا قانون اور معاشرت میں اسلامی تعلیمات کاغلبہ تھااوراسلام ایک ترقی یافتہ تہذیب تھی۔(1)

2. پہلادورزوال(655ھ۔700ھ)

تاتاریوں نے عالم اسلام کے مرکز بغداد پر قبضہ کر لیااوراسلام کی سیاسی وعلمی قوت کو شدید نقصان ہواجسکاسبب اخلاقی انحطاط، فرقہ واریت اور محلاتی سازشیں تھیں۔

بقول سیدامیر علی:

مغلوں نے وسط ایشیاء کی زندگی کا قل پڑھایااورایوان ترقی وتہذیب کھنڈر ہو گیا۔چاردنوں میں سولہ لاکھ مسلمان قتل ہوئے۔ابتداءآفرینش سے آج تک ایساقہرالٰہی نازل نہیں ہواتھا۔(2)

پھراللہ نے انہیں کی اولاد کواسلام لانے کی توفیق بخشی اورانکی باقیات کے ذریعے پہلے دورزوال کاخاتمہ ہوا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

3. دوسرادور عروج(700ھ-1335ھ)

سلطان عثمان کے ذریعے سلطنت عثمانیہ کی بنیاد پڑی یہ دور چھ سو سال سے زائد عرصہ پر مشتمل ہے اس دور میں قسطنطنیہ فتح ہوااور اسلامی سرحدیں یورپ تک جاپہنچیں، عثمانیوں نے جنگی صلاحیتوں اور شجاعت وحمیت میں اپنی عبقریت کالوہامنوایا۔

بقول کیرن آرم سٹرانگ:

"عثمانیوں نےاسلامی اخلاقیات کوبرقراررکھااوراپنےآپ کوجہادکیلئے وقف کردیا"۔[3]

یہ سلطنت آخری سو برس میں کمزور ہوگئی اور داخلی اور خارجی سازشوں کا شکار ہو کر پہلی جنگ عظیم کے اختتام کے ساتھ ہی 1923ءمیں اسکا بھی خاتمہ ہوگیاعثمانیوں کی توجہ علمی ترقی پر نہ تھی جبکہ یورپ اس دوران علمی سطح پر روزافزوں ترقی کررہاتھا۔

4. دوسرادورزوال(1923ءتاحال)

1857ء برصغیر میں مغلیہ سلطنت کوایسٹ انڈیا کمپنی نے ختم کیااور برصغیر پر انگریز یعنی برطانیہ قابض ہوگیااور سلطنت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد فرانس، برطانیہ اورہالینڈ کے معاہدہ Six Beco کے تحت اسلامی ممالک پر قبضہ کرکے انکو باہم تقسیم کرلیااسطرح عالم اسلام کے بیشتر ممالک مغربی استعمار کے زیر تسلط آگئے جس سے نوآبادیاتی (Colonial) دور کا آغاز ہوااہل یورپ نے عالم اسلام کو چھوٹے چھوٹے ممالک میں تقسیم کرکے وطن پرستی (Nationalism) کے فتنہ کو جنم دیا۔

1917ءمیں اعلان بالفور کے ذریعے یہودیوں نے فلسطین میں اپنی آبادکاری کاآغاز کیااور 1948 میں عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کی شکست کے بعداسرائیل کے قیام کااعلان کردیااور 1967 میں بیت المقدس پر قبضہ کے ذریعہ اسے مزید توسیع دی۔اس نوآبادیاتی دور کواٹھارویں صدی تااکیسویں صدی تین حصوں میں تقسیم کیاجاسکتاہے۔

1- قبل ازنوآبادیاتی دور (1700ء-1857ء)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

2- نوآبادیاتی دور (1857ء۔1950ء)

3- بعدازنوآبادیاتی دور (1950ءتاحال)

قبل ازنوآبادیاتی دور میں مسلمانوں کے علمی ارتقاءپر جمود طاری ہواجو دور نوآبادیات میں اسلامی وسیاسی زوال پر منتج ہوااور بعدازنوآبادیاتی دور، عالم اسلام میں اسلامی تحریکوں کے قیام اور بیداری کا دور ہے۔

محمد قطب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

جس وقت مغرب علم کے چشموں سے سیراب ہورہا تھا اس دوران اسلامی معاشرہ میں علوم کے ارتقاءپر جمود طاری تھا یہ جمود اس انحراف تک لے گیا کہ دین اسلام کو سیاست واقتصادیات سے کیا تعلق ہے حتی کہ مذہب کو رجعت پسندی کے مترادف قرار دے دیا گیا۔[4]

قاسم محمود لکھتے ہیں:

دوسرا دور زوال یورپی استعمار کے ذریعے ظاہر ہوا جب یورپ علم، فلسفہ اور سائنس کی قوت سے لیس ہو کر عالم اسلام پر حملہ آور ہوا، بالآخر سلطنت عثمانیہ کا نام ونشان مٹ گیا اور قبلہ اوّل ایک مغضوب اور ملعون قوم کے تسلط میں چلا گیا۔[5]

جب اسلامی حکومت بتدریج ملوکیت اور پھر جبریت (Dictatorship) میں بدلی تو اسلامی سیاست کی نظریاتی وحدت پارہ پارہ ہوگئی نتیجتاً اسلامی قیادت بھی دو دھڑوں مذہبی اور سیاسی میں تقسیم ہوگئی۔

بقول سید اسعد گیلانی:

سیاسی انحطاط کے نتیجے میں جو تقسیم جنم لیتی ہے وہ دو گروہوں کو مخالف سمت میں کھڑا کردیتی ہے جسطرح مسلم قیادت سیاسی ومذہبی میں بٹ گئی ہے۔سیاسی قیادت نے مسلم عوام کو حکمرانوں کا غلام بنادیا اور مذہبی قیادت سمٹ کر مسجدوں، مدرسوں، خانقاہوں اور مناظروں تک محدود ہوگئی ہے۔ حق وباطل کا امتیاز اس قدر خلط ملط ہوا کہ خلیفہ راشد اور ملوک جابر کے کارنامے ایک پلڑے میں تولے جانے لگے۔[6]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

پچھلے چار پانچ سو سال سے مسلمان بتدریج زوال پذیر ہوئے۔ علم سے بے اعتنائی، اخلاقی اقدار کا انحطاط، مذہب وسیاست کی دوئی قوم پرستی، دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے پہلو تہی، فرقہ واریت، سرمایہ دارانہ معیشت، مادہ پرستی و جنسی بے راہ روی اس زوال کے بنیادی اسباب ہیں لہذا عصر حاضر کا چیلنج مادہ پرستانہ تہذیب الحاد کے سامنے بند باندھنا ہے۔

اسلامی سیاست کا فکری جائزہ

مغربی مفکرین نے اسلامی سیاست کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام صرف چالیس سال تک غالب رہا یعنی اختتام خلافت راشدہ تک اسکے بعد حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت جہاں سے ملوکیت کا آغاز ہوتا ہے اسکو دور زوال میں شمار کرتے ہیں۔ دراصل یہ ایک فکری مغالطہ ہے۔ اسلام کی پندرہ سو سالہ تاریخ کو دیکھا جائے تو پہلے بارہ سو سال اسلام کا غلبہ رہا۔ اہل حکومت میں بگاڑ آیا مگر نظام معیشت، قانون اور معاشرت وثقافت اپنی اصل پر قائم رہے۔

بقول ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

"کوئی بھی کامیاب انقلاب تین ادوار پر مشتمل ہوتا ہے لہذا مصطفوی انقلاب کے بھی یہی تین ادوار تھے۔

1- دور ماقبل انقلاب (مکی دور)

2- دور انقلاب (مدنی دور)

3- دور مابعد انقلاب (دور خلافت راشدہ)

مکی دور انقلاب کی تیاری کا زمانہ تھا۔ ہجرت مدینہ، ریاست مدینہ کا قیام اور اسکا استحکام و توسیع یہ دور انقلاب تھا اور خلافت راشدہ انقلاب کے نتائج سمیٹنے اور انکو محفوظ کرنے کا دور، دور مابعد انقلاب تھا یہ دور رسالت آب ہی کا حصہ شمار ہوگا لہذا 10 سالہ مدنی اور 30 سالہ خلافت راشدہ کو ملا کر اسلامی سیاست کا مثالی دور قرار دیں گے۔(7)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ(8)

میری امت میں خلافت تیس برس رہے گی۔

اس تناظر میں اسلام کی سیاسی تاریخ کو دو حصوں پر مشتمل قرار دیا جاسکتا ہے۔

1- اسلامی سیاست کا مثالی دور (دور نبوی و خلافت راشدہ)

2- اسلامی سیاست کا دور اتباع (بنوامیہ تا اختتام کائنات)

اسلامی سیاست کا مثالی دور

پہلے چالیس برس اسلامی سیاست کا آئیڈیل (Ideal Period) دور ہے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ آئیڈیل ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔ لہذا دور اتباع میں کوئی دور حکومت یا خلافت آئیڈیل جیسی نہیں ہوسکتی یعنی خلافت راشدہ جیسا دور پلٹ کر نہیں آسکتا نہ اس جیسا قائد (Leader) اور نہ اس جیسے پیروکار وکارکن (Followers) دوبارہ ممکن ہیں۔ اگر دور اتباع کا کوئی زمانہ نمونہ کمال جیسا ہو جائے تو مثالی دور کی خود انفرادی حیثیت برقرار نہیں رہتی۔ دور اتباع کے کسی بھی بہترین نظام سیاست کو نمونہ کمال کے قریب ترکیا جاسکتا ہے۔ اسی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ پہلے بارہ سو سال اجتماعی طور پر قوت نافذہ اور بین الاقوامی سطح پر غلبہ اور سیاسی موثریت اہل اسلام کے ہاتھ رہی۔ اس لیئے خلافت راشدہ کے بعد مصطفوی انقلاب کو غیر مؤثر اور ناکام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ دور اتباع میں مثالی دور کی پیروی کی جائے گی اور حتی المقدور اسکے قریب رہنے کی جدوجہد کی جائے گی یوں کہا جاسکتا ہے۔

1-اسلام کی کامل اتباع	اسلامی ریاست
2-اسلام کی ناقص اتباع	مسلم ریاست

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

مسلم ریاست نہ کاملا اسلامی ریاست ہوتی ہے اور نہ غیر اسلامی ریاست اگر مسلم ریاست اسلامی سیاست کے بنیادی اصولوں سے انحراف کرتی ہے تو اسکو امر المسلمین سمجھنا چاہیے اور اگر کوئی فاسق و فاجر، جابر و سیکولر فکر کا حکمران بر سر اقتدار آجائے اور نظریہ اسلام صرف نام کی حد تک دستوری و آئینی سطح تک رہ جائے تو کہیں گے کہ وقتی طور پر اس نظریہ میں عملی انقطاع آگیا ہے۔

اسلامی سیاست کا دور اتباع

دور اتباع بعد از خلافت راشدہ 41ھ سے شروع ہوا جس کو حضور اکرم ﷺ نے خود ملوکیت سے تعبیر کیا اس حوالے سے مسند احمد کی روایت اہم ہے جو نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

تکون النبوۃ فیکم ماشاءاللہ ان تکون۔۔۔۔۔ثم تکون خلافۃً علی منہاج النبوّۃ فتکون ماشاءاللہ تکون۔۔۔۔۔ثم تکون ملکا عاضاً فتکون ماشاءاللہ ان تکون۔۔۔۔۔ثم تکون ملکا جبریا فتکون ماشاءاللہ ان تکون۔۔۔۔۔ثم تکون خلافۃً علی منہاج النبوۃ ثم سکت۔[9]

تمھارے درمیان پہلے نبوت کا دور ہو گا جب تک اللہ تعالی چاہے گا رہے گی پھر خلافت علی منہاج النبوۃ ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ کی چاہے کا رہے گی پھر کاٹ کھانے والی ملوکیت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ کی چاہے کا رہے گی پھر دور جبریت ہو گا اسکے اختتام پر پھر خلافت علی منہاج النبوۃ ہو گی پھر آپ خاموش ہو گئے۔

حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ خاموش ہو گئے اسکا سب علماء نے یہ بیان کیا کہ:

قرب قیاست میں خلافت علی منہاج النبوۃ کے اختتام پر صرف بد ترین مخلوق رہ جائے گی اور سفر ارتقاء رک جائے گا پھر دفعتاً ٹھنڈی ہوا چلے گی اور ہر شخص موت کی نیند سو جائے گا ان لوگوں کے دلوں میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہو گا۔ یعنی آپ نے ان لوگوں کا ذکر مناسب خیال نہ کیا۔[10]

مذکورہ حدیث میں قیامت تک حضور اکرم ﷺ نے کل پانچ ادوار کا ذکر فرمایا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

1- نبوت

2- خلافت علی منہاج النبوۃ

3- ملوکیت عضوض

4- جبریت

5- خلافت علی منہاج النبوۃ

اس میں سے پہلے دو ادوار نبوت و خلافت علی منہاج النبوۃ (دور خلافت راشدہ 30 برس) یہ اسلام کا مثالی دور ہے اور باقی تین ادوار دور اتباع کے ہیں۔

(1) ملوکیت (2) جبریت (3) خلافت راشدہ کی طرز کی خلافت

ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

دورِ ملوکیت

یہ دور حضرت امیر معاویہ کی ملوکیت 41ھ سے شروع ہوتا ہے جس میں خلافت راشدہ جیسی خصوصیات نہ رہیں اور بادشاہت کا رنگ غالب آگیا تو اس میں آمرانہ خصوصیات بھی شامل ہو گئیں اس لیئے حضور اکرم ﷺ نے اس دور کو ملکا عاضا گاٹ کھانے والی ملکویت قرار دیا اور عمر بن عبد العزیز جیسے حکمران آئے تو ملوکیت نے کچھ عرصہ کیلئے خلافت راشدہ جیسا رنگ بھی اختیار کیا اس دور میں تین بڑی بادشاہتیں قائم ہوئیں۔

1- بنو امیہ مرکزی حکومت شام واندلس (سپین)

2- بنو عباس

3- سلطنت عثمانیہ و مغلیہ سلطنت

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

مذکورہ سلطنتوں کو بظاہر خلافت کا نام دیا گیا اور حاکم نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا مگر اپنی ساخت اور حقیقت کے لحاظ سے یہ ملوکیت ہی تھی حکمرانوں نے خلافت راشدہ کے اصولوں سے انحراف کر لیا تھا مگر عدلیہ، انتظامیہ اور معاشرتی زندگی اور ثقافت اسلامی اصولوں پر ہی گامزن تھے اس دور ملوکیت کے امت مسلمہ پر درج ذیل اثرات مرتب ہوئے۔

1- حکمران اعلیٰ دینی واخلاقی تربیت سے محروم تھے بلکہ ان میں جہالت غالب تھی۔

2- دینی نگرانی وامر بالمعروف ونہی عن المنکر کا زور ختم ہوا۔

3- دین وسیاست کی تفریق کی بنیاد پڑ چکی تھی۔

4- غیر مسلموں کے دلوں سے اسلام بطور نظام حیات کی مؤثریت کمزور پڑ گئی۔[11]

دور جبریت

دور ملوکیت کا اختتام سلطنت عثمانیہ اور برصغیر میں مغلیہ سلطنت کے ختم ہونے سے ہوا اسکے بعد یورپی اقوام نے عالم عرب اور ایشیاء کے مسلم خطے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر باہم تقسیم کر لیا اور نوآبادیاتی دور جبر کا آغاز ہوا جس میں مسلمان غیر مسلموں کے زیر نگیں آگئے ان اقوام نے قومیت پرستی (Nationalism) کا پرچار کر کے اس تقسیم کو مزید ہوا دی اور گہرا و مضبوط کیا پھر 1950-1960 کی دہائی میں ان ممالک میں خالص سیاسی اور مذہبی سیاسی اور انقلابی تحریکوں نے جنم لیا جسکی بناء پر بہت سے مسلم ممالک نے آزادی حاصل کی۔ یورپی اقوام ان ممالک سے نکل تو گئیں مگر یہاں کے نظام تعلیم، فوج اور بیوروکریسی کی صورت میں اپنی باقیات چھوڑ گئیں، رفتہ رفتہ عالم یہود نے دنیا کی سیاست اور معیشت پر اپنے پنجے گاڑھ دیئے اور تقسیم کرو اور حکومت کرو (Divide and Rule) کے اصول کے تحت مسلم ممالک میں سنی، شیعہ کی تقسیم کو استعمال کرتے ہوئے آپس میں لڑا دیا۔ نتیجتاً ان ممالک کی معشیت کو تباہ وبرباد کر دیا اور انکی سیاسی طاقت کو انتہائی کمزور کر دیا ہے۔ اس دور جبریت میں جن اسلامی تحریکوں نے عالم عرب وعجم میں جنم لیا۔ ان میں سے نمایاں ترین تحریکیں یہ ہیں۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

1-	اخوان المسلمون	1928ء	مصر	حسن البناء
2-	سنوسی تحریک	1837ء	لیبیا و سوڈان	محمد علی سنوسی
3-	جماعت اسلامی	1941ء	پاکستان	سید ابو الاعلی مودودی
4-	تحریک منہاج القرآن	1981ء	پاکستان	ڈاکٹر محمد طاہر القادری

دور جبر میں اسلامی بیداری

دور جبر میں غلامی و محکومی سے نکلنے کے خیال نے اسلامی تحریکوں کو جنم دیا۔ان تحریکوں نے اپنے اپنے ممالک میں جہاں داخلی سطح پر منافقانہ نظام سیاست سے ٹکرلی وہیں بعض تحریکوں نے عالمی سامراج کے خلاف بھی عملی جدوجہد کی۔ضرورت پیش آنے پر عملی جہاد میں بھی حصہ لیا جیسے سنوسی تحریک اور اخوان المسلمون کے کارکنوں نے۔بعض تحریکوں نے عملی سیاست میں بھی شمولیت اختیار کی جیسے اخوان المسلمون ،جمایت اسلامی اور تحریک منہاج القرآن نے،ان تحریکوں کی کاوشوں سے کسی حد تک الحاد اور سیکولرزم کے سامنے بند باندھا گیا اس لیے پچھلے پچاس برس کو اسلامی بیداری کا دور قرار دیا جاسکتا ہے۔

موجودہ صورتحال

موجودہ دور کی مسلم حکومتیں عالمی جبریت کے اثرات سے آزاد نہیں ہیں یہ عالمی اسٹیبلشمنٹ اسلامی ممالک کی (Establishment) کو کنٹرول کرتی ہے اور وہ پھر آگے ان ممالک کے سیاسی نظام کو لہذا پچھلے تقریباً 75 سال یعنی پون صدی سے آزادی کے باوجود جبریت وآمریت کا یہ نظام تین صورتوں میں جاری وساری ہے۔

1- سیاسی آمریت بصورت جمہوریت

2- فوجی آمریت

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

3- بادشاہت

بعض ممالک میں نام کی جمہوریت بصورت موروثیت یعنی خاندانوں کی بادشاہت قائم ہے،یعنی ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور بعض ممالک میں براہِ راست فوجی اقتدار ہے اور بعض میں عالمی سامراج کے زیر اثر بادشاہت قائم ہے۔

امت مسلمہ کا مستقبل

مذکورہ دلائل کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ امت اپنے چوتھے دور جبریت سے گذر رہی ہے۔ سلطنت عثمانیہ یعنی دور ملوکیت کے اختتام کے بعد ایک صدی بیت چکی ہے۔ لہذا اس دور جبر کا پہلا نصف مکمل ہوا۔ جس میں بہت سے مسلمان ممالک نے آزادی حاصل کی اور اب بہت سی جنگوں سے گذر کر حالات نئی کروٹ لے رہے ہیں۔ یہ روشن امکان ہے کہ امت اس زوال سے نکلے گی اور آئندہ ایک صدی کے دوران ضرور ایران، پاکستان، افغانستان اور روس کی اسلامی ریاستوں پر مشتمل اسلامک بلاک بنے گا اور مسلم کامن ویلتھ کا خواب شرمندہ و تعبیر ہوگا۔

نتیجہ بحث

بعض غیر مسلم مفکرین کا یہ خیال کہ اسلام محض چالس سال تک غالب رہا، غلط ہے، اسلام کا غلبہ 12 سو سال تک رہا۔ البتہ امت مسلمہ پچھلے اڑھائی سو سال سے زوال پذیر ہے۔ نیز انکا یہ خیال بھی درست نہیں کہ اسلام دیگر مادی تہذیبوں کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ آئندہ غلبہ اسلام کے امکانات روشن ہیں البتہ امت کو معمول دین کے ساتھ ساتھ معیاری دین یعنی غلبہ دین حق کی جدوجہد کیلئے اپنے تمام ذرائع ووسائل کو استعمال میں لانے کی ضرورت ہے تاکہ اس اسلامی سیاست کے موجودہ دوراتباع میں پانچویں دور خلافت علی منہاج النبوۃ کو جلداز جلد عملی تعبیر سے ہمکنار کیا جاسکے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

حوالہ جات

1) ثروت صولت، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ، ص، 378، لاہور، اسلامک پبلیکیشنز، 1985ء

2) امیر علی، سید، تاریخ اسلام، ص، 283، لاہور الفیصل، 2010ء

3) کیرن آرم سٹرانگ، مسلمانوں کا سیاسی عروج وزوال، ص، 149، لاہور، نگارشات، 2003ء

4) محمد قطب، حقیقت اسلام، ص، 91، لاہور، دار رقم، س ن

5) قاسم محمود، اسلام کی احیائی تحریکیں، ص، 32، لاہور، الفیصل 2012ء

6) اسعد گیلانی، اسلامی تحریکیں عروج وزوال کے اسباب ص، 36، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، 1996ء

7) القادری، محمد طاہر، ڈاکٹر، قرآنی فلسفہ انقلاب، ص: 191-193، لاہور، منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2002ء

8) الرویانی، محمد بن ہارون، مسند الرویانی، الرقم: 668، ص: 439، مکتبہ الرسالہ، قاہرہ، 1416ء

9) احمد بن حنبل، مسند احمد، الرقم: 18430، ص، 273/4، مصر، مؤسسہ القرطبہ، 1999ء

10) اسرار احمد ڈاکٹر، مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل، ص۔ 85۔86، لاہور، انجمن خدام القرآن، 2000ء

11) ندوی، ابوالحسن علی، دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص: 164، کراچی، مجلس نشریات، 1992ء

OPEN ACCESS
CC BY